

نام کیسا ہونا چاہیے؟



FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
for scan & facebook.com/amliaatbooks/

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بختِ نشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قمر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ ”فلان بن فلان نے آپ پر اس وقت دُرود پاک پڑھا ہے۔“

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج ۴/ ۲۵۵ حدیث ۱۴۲۵)

سُبْحَنَ اللّٰہ! دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر بختور ہے کہ اُس کا نام مع ولدیتِ بلا گاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ بات بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قَبْرِ مُنَوَّر پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قوتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر دُرود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنتہائی جھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرود پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والدِ صاحبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادمِ دربار کی قُوَّتِ سماعت اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ الٰہی کے پیچھے کے تاجدارِ محبوب پَر وَرْدِ گار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلّم کے اختیارات و علم غیب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سن کر بِإِذْنِ اللّٰهِ (یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی اجازت سے) اِن کی امدادیں فرمائیں گے!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کی ناپسندیدگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیّرة، ۲۵/۴، حدیث: ۳۹۲۰)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اِس

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: ٹورپور، مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، خونی چک وغیرہ یہ نام اچھے نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۶۳، ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پکارا جاتا ہے، گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامعہ، بازار اور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے، بہت مرتبہ نام گھریلو ماحول اور تہذیبی روایات کی عکاسی بھی کرتا ہے، نام اچھا ہو تو انسان کا ضمیر اُسے کام بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے لئے غور و فکر شروع ہو جاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ سرکارِ مدینہ منورہ،

دارِ مسکنہ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَا یُنْحِلُ الرَّجُلُ

وَلَكَدَّ اسْمُهُ فَلْيُحْسِنُ اسْمَهُ یعنی آدمی سب سے پہلے تختہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۸۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سید عالم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی اور فرمایا: اسے کون دے دے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مَرَّةٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَمْرَةُ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اب حضرت سیدنا یعیش غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیْش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دے دو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔

(المعجم الكبير، ۲۲/۲۷۷، الحدیث ۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے دن نام سے پکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عز و جل کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

حضور پاک، صاحبِ کواکب، سیارِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے
نام رکھا کرو۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۳۷۴/۴، حدیث: ۴۹۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نام کے انتخاب میں شرعی اصولوں کو مد نظر
رکھا جائے نہ کہ اپنی خواہش کو۔ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم نے کچھ ناموں کی ترغیب دی ہے ہمیں اپنے بچوں کو ان ناموں سے موسوم کرنا
(یعنی نام رکھنا) چاہئے، کچھ ناموں کو ناپسند فرمایا ان سے پرہیز کرنا چاہئے حتیٰ کہ رسول
بے مثال، نبیِ بی آئینہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بہت سے ناموں کو
صرف اس لئے تبدیل فرما دیا کہ وہ نام معنی کے لحاظ سے مناسب نہیں تھے۔ (اس کی
تفصیل اگلے صفحات میں آئے گی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نام کا اثر ہوتا ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دادا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا:
تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ”تم سہل ہو۔“ انہوں نے جواب دیا:
جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیدنا سعید بن مسیب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم.. الخ، ۱۵۳/۴، حدیث: ۶۱۹۳)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان نے

اس حدیث پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے

مدنی پھول پیش خدمت ہیں: ﴿حَزْنٌ﴾ ”ح“ کے فتح سے سخت زمین اور سخت

دل انسان۔ ”حُزْنٌ“ ”ح“ کے پیش سے رنج و غم۔ ”سَهْلٌ“ ”سین“ کے فتح ”ہ“ کے

سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی و نرمی کو بھی ”سہل“ کہتے ہیں، چونکہ

حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے تبدیلی نام کا

مشورہ دیا۔ ﴿حُزْنٌ﴾ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا مشورہ تھا

آخر (یعنی حکم) نہ تھا۔ اس لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ

فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجب نہیں،

لہذا اس عرض پر اعتراض نہیں۔ ﴿حُزْنٌ﴾ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے مسیب (رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) ہیں اور مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیب (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔ اس

سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے

خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ (مرآۃ المفاجیح، ۶/۴۲۴، ۴۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نام کب رکھیں؟

بچے کا نام ساتویں دن رکھنا بہتر ہے، اس سے پہلے بھی رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں، حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (سنن الترمذی، کتاب الادب، ۳۸۰/۴، حدیث: ۲۸۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔“ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد و الاہلین، ۴۰۰/۶، حدیث: ۸۶۵۸) تاہم ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے، اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کا رکھنا مناسب نہیں ہوتا یا جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان، محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ

اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا اُٹھو لے نہیں ساتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی حُبِ جاہ کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟ بعض اوقات لوگ ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اُردو، عربی یا فارسی کسی لغت میں نہیں ملتے ظاہر ہے ایسے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مُستعمل ہو، اس میں علما کو اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارِ شریعت ۶۰۳/۳) سب والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو مگر وہ نام رکھتے وقت صرف الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال رکھتے ہیں معانی پر ان کی توجہ نہیں ہوتی، ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں سے بھی نام لے لئے جاتے ہیں چنانچہ علمائے کرام کو بے شمار ایسے نام پڑھنے اور سننے کو ملتے ہیں جو شرعی اعتبار سے غلط اور معنی کے لحاظ سے بالکل نامناسب ہوتے ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ والد یا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیانِ کرام یا علمائے اہلسنت دَامَتْ قُیُوضُہُمْ سے رہنمائی لے لیں پھر بچے کو وہ نام دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نام رکھتے وقت اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: رِبَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی

مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر، ۶/۱۸۵، الحدیث: ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہذا ایک دم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسب حال نیتیں کر لینی چاہئیں مثلاً ﴿۱﴾ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ﴿۲﴾ جن ناموں کی احادیث مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ﴿۳﴾ نسبت کی برکتیں لینے کے لئے انبیاء کرام، صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ﴿۴﴾ نام کے حتمی انتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کر لوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام

عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“

(مسلم، کتاب الآداب، باب النهی عن التکنی بابی القاسم... الخ، ص ۱۱۷۸، حدیث: ۲۰۲۱۳۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی لکھتے ہیں:

ان دونوں میں زیادہ افضل عبد اللہ ہے کہ عبودیت (یعنی عبد ہونے) کی اضافت (یعنی

نسبت) علم ذات (یعنی اللہ) کی طرف سے۔ انہیں کے حکم میں وہ اسماء (یعنی نام) ہیں

جن میں عُبُودیت کی اضافت دیگر اسماءِ صفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُ الرَّحْمِیْم، عَبْدُ الْمَلِکِ، عَبْدُ الْخَالِقِ وغیرہا۔ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبید شمس اور کسی کا عبدالذر ہوتا۔ (بہار شریعت ۶۰۱/۳) (صدر الشریعہ مزید لکھتے ہیں:) عبد اللہ و عبد الرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُ الْخَالِقِ کو خالق اور عَبْدُ الْمَعْبُود کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت ۳۵۶/۳)

ایک اور مقام پر صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمن) محمد و احمد سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم پاک محمد و احمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ

دونوں نام خدا کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں محمد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔ (بہار شریعت ۶۰۱/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسماء الہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللہ تعالیٰ کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف ”اللہ“ ہے۔ اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر عبد کی اضافت کے ساتھ ”عبد اللہ“ رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمن (بیشہ رحم فرمانے والا)، قُدُّوس (بڑا پاک) قَیُّوْم (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام عبد کی اضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً عبد القُدُّوس، عبد القیُّوم تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رشید، کبیر، بدیع وغیرہ، یہ نام عبد کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنی مُراد نہ لیے جائیں جو اللہ تعالیٰ کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا ”رشید، کبیر“ ہونا ذاتی ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنی عطائی ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اسماء الہیہ جن کا

إطلاق (بولا جانا) غیور اللہ پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنیٰ مُراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر إطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جب کہ اسماء الہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبد الرحیم، عبد الکریم، عبد العزیز کہ یہاں مُضافِ اِلَیْہ سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصد اُہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال (گمان) ہو۔

(ذُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۹ ص ۶۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
نام محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامین مصطفیٰ

❁ جس نے میرے نام سے برکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح و شام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/۱۷۵، الحدیث ۴۵۲۱۳)

❁ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور میری محبت اور حصول برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/۱۷۵، الحدیث ۴۵۲۱۵)

❁ روز قیامت دو شخص رب العزۃ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہوگا انھیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: الہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۵۰۳، الحدیث: ۸۵۱۵)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱۰/۳۴۵، الحدیث: ۱۲۴۳)

❁ جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ”محمد“ نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہو گی۔ (الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی، ۱۰/۲۷۵)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے، وہ

ضرور جاہل ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/۵۹، الحدیث ۱۱۰۷۷)

صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ان شاء اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرت ابو شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ”اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا“ یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔“ اِنْ شَاءَ اللہ العزیز لڑکا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ۲۴/۶۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے ادبی نہ ہونے پائے

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر (یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے مثلاً ہلال رضا، ہلال رضا وغیرہ، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہار شریعت ۳/۵۶ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجیوں کا عقیقہ میں صرف محمد نام رکھا پھر نامِ اقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز (یعنی پہچان) کے لئے

عُرف جُدا مقرر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۹/۲۴)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عُرف مثلاً: رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

لیکن خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے محمد کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلبِ علی، کلبِ حسین، کلبِ حسن، غلامِ علی، غلامِ حسین، غلامِ حسن، ثارِ حسین، فداِ حسین، قربانِ حسین، غلامِ جیلانی و امثالِ ذلک کے اسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُورِثَاتِ الْغَضَبِ اٰمِیْن (اے اللہ! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ ت) (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۳/۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ عَزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اس کی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔“ (الجامع الصغیر، ص ۴۹، الحدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔“ (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، ۹/۳۲۷، الحدیث: ۳۸۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام محمد تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کو گالی دے رہا ہے، بلا کر کہا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے محمد کو گالی دی جا رہی ہے، اب تادم مرگ تم اس نام سے پکارے نہیں جاسکتے، چنانچہ اسی وقت اس کا نام عبدالرحمن رکھ دیا گیا۔ پھر بنو طلحہ کے پاس پیغام بھیجا جو لوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام محمد تھا۔ لیکن انہوں نے کہا: خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی نے میرا نام محمد رکھا

ہے۔ بولے: اب میرا اس پر کوئی زور نہیں چل سکتا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، ۶/۲۶۷، حدیث: ۱۷۹۱۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایسی صورت میں ”محمد“ پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام محمد ہو تو بعض کم علم لوگ ان کا نام لکھتے ہوئے ان کے نام کے ساتھ درود ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھتے ہیں یا پھر ”م“ یا ”صلعم“ وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات مراد نہیں ہوتی اس لئے درود پاک نہ لکھا جائے اور ”م“ یا ”صلعم“ وغیرہ کی علامت تو خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز و ممنوع ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”محمد نبی، احمد نبی“ نام نہ رکھا جائے

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نبی اللہ بھی سنا گیا ہے، غیر نبی کو نبی کہنا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ تنبیہ: اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان ابلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گمراہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور

حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وسلم نے بُرے ناموں کو بدلانا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟
(بہار شریعت، ۶۰۵/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”محمد بخش، احمد بخش“ نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہار شریعت، ۶۰۴/۳)

”غلام محمد، غلام صدیق“ نام رکھنا جائز ہے

غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین وغیرہ آسمان میں انبیاء و صحابہ و اولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اضافت کر کے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ (بہار شریعت، ۶۰۴/۳)

”عبد المصطفیٰ، عبد النبی“ نام رکھنا جائز ہے

عبد المصطفیٰ، عبد النبی، عبد الرسول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عُبُو دیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت، ۶۰۴/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یسین، طہ“ نام رکھنا منع ہے

طہ، یس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقَطَّعاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اسمائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہیں اور بعض علما نے اسمائے الہیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر ”محمد طہ“، ”محمد یس“ کہنا بھی ممانعت کو دفع (یعنی دور) نہ کرے گا۔

(بہار شریعت، ۶۰۵/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”غُفُورُ الدِّین“ نام رکھنا منع ہے

غُفُورُ الدِّین (نام) بھی سخت قبیح و شنیع ہے، غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، اللہ عز و جل غفور ذُنُوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے، تو غفورُ الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے

والا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۱/۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

کسی بُزرگ کو قیومِ زماں کہنا کیسا؟

سوال: کسی کا نام عبد القیوم ہو اُس کو قیوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اسی طرح کسی بزرگ کو

”قیومِ جہاں“ یا قیومِ زماں کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا سخت حرام ہے۔ بعض جُھمٹے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السلام کے نزدیک بندے کو اللہ عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے قیوم، قُدوس یا، رَحْمَن کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ ”قیومِ جہاں“ یا ”قیومِ زماں“ کہنے کا ایک ہی حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 280 پر فرماتے ہیں جُھمٹے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السلام نے ”قیومِ جہاں“ غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔ مَجْمَعُ الْأَنْهَرُ میں ہے: ”اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسْمَاءِ مُخْتَصَّصَہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے جیسے اسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) قُدوس، قَیُّوم، یا، رَحْمَن کہے تو یہ کفر ہو جائے گا۔“ (مسح الانہر ج ۲ ص ۵۰۴) واللہ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

آدمی کو قیوم، قُدوس اور رَحْمَن کہہ کر نہ پکاریے

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 591 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو رَحْمَن، قَیُّوم اور قُدوس وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنائیے کہ جس کا نام اللہ کے کسی نام میں ”عبد“ کی اضافت کے ساتھ ہو مثلاً جن کا نام عبدالمجید یا عبدالکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

کرنہ پکاریں۔ اُس میں سے ”عبد“ خارج نہ کریں، ہاں غیر خدا کو ”مجید“ یا ”کریم“ کہنا کفر نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۵۹۱)

عبد القادر کو قادر کہنا کیسا؟

سوال: عبد القادر، عبد القدیر، عبد الرزاق وغیرہ نام والے افراد کو قادر، قدیر، اور رزاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ اعلیٰ حضرت مہرور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حذف (یعنی الگ کر دینا) بہت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحد کفر تک بھی پہنچتا ہے۔ قادر کا اطلاق تو غیر پر جائز ہے۔ اس صورت میں عبد القادر کو قادر کہہ کر پکارنا بُرا ہے۔ مگر قدیر کا اطلاق غیر خدا پر ناجائز۔ کما فی البیضاوی (جیسا کہ بیھاوی میں ہے) اور اگر کسی کا نام عبد القدوس، عبد الرحمن، عبد القیوم ہے تو اسے قدوس، رحمن، قیوم کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبد اللہ ہو (اُس کو) ”اللہ“ کہنا بہت سخت بات ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس کا نام عبد القادر ہو اُسے بھی عبد القادر ہی کہا جائے، جس کا عبد القدیر اسے عبد القدیر ہی کہنا ضرور ہے۔ عبد الرزاق کو عبد الرزاق، عبد المقتدر کو عبد المقتدر۔ غیر پر اطلاق قدیر و مقتدر (یعنی اللہ عز و جل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکے ہیں یا نہیں اس مسئلے) میں علما کا اختلاف ہے۔ کما فی غایۃ القاضی

حاشیہ شَرْحُ الْبَيِّنَاتِ - (فتاویٰ مصطفویہ ص ۸۹-۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۵۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذمیؑ کو بھی بلا حاجت شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو، فَإِنَّ كُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَکِنَّ كُلَّ صِدْقٍ حَقٌّ (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/۲۰۴) لہذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَتَابَرْوْا بِاِلَّا لِقَابٍ ط
بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ
الْاِيْمَانِ ج (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمہ کُز الایمان: اور ایک دوسرے کے
برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو
کر فاسق کہلانا۔

۱: اب دنیا میں تمام کافر صلی ہیں۔ (نجیاتی تادم داریاں ص ۴۱)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ مسائل: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو عتیا گدھایا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان غنی کا ذو النورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش، اعدج۔ ”کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا“ کے تحت صدر الافاضل لکھتے ہیں: (تو اے مسلمان کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص ۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرت سیدنا غمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت

کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث: ۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندہ خدا! وغیرہ سے۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر حرف المیم، تحت الحدیث ۲۰۶۱۲، ۴۱۶/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتجھے نام اور کنیت سے پکارو

حضرت سیدنا حنظلہ بن خذیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: محبوب ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جود و وال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کو اس کے محبوب نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع، ۱۴/۳۳۸-۳۳۹، حدیث: ۱۰۹۰۵)

محبت بڑھانے کا سبب

حضرت سیدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ مُعَظَّم، رَسُوْلِ مُحْتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تیرے بھائی کے دل میں تیری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تو اسے ملے اسے سلام کرے ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرے، اور ﴿۳﴾ تو اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلائے۔ (جمع الجوامع، ۱۴/۱۴۱، حدیث: ۱۰۸۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت بھرے نام سے پکارنا

ماں باپ کا اپنی اولاد کو، استاذ کا اپنے شاگرد، شوہر کا اپنی زوجہ کو، پیر کا اپنے مرید کا یا کسی بزرگ کا اپنے عقیدت مند کو اصل نام سے ہٹ کر محبت بھرے نام سے پکارنے کا جواز کئی احادیث سے ثابت ہے، لیکن اس میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ مارے ادب کے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو، بہر حال ہمارے بیٹھے بیٹھے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ﷺ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا عَظِيم (مسند احمد: ۱۰۱/۱۰۱، حدیث: ۲۶۱۹۰) ﷺ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا اُنَیس (مسلم، ص ۱۲۶۴، حدیث: ۲۳۰۹) اور یَا ذَا الْأَظْنَنِ (اے دوکانوں والے) (ترمذی، ۳۹۹/۳، حدیث: ۱۹۹۸) ﷺ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا جُبَيْر (جمع الجوامع: ۲۰۸/۱۴۰، حدیث: ۱۰۱۸۹) اور یا جُبَيْر! (جمع الجوامع: ۲۰۹/۱۴۰، حدیث: ۱۰۲۰۰) ﷺ حضرت سیدنا مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا قُدَیم (ابی داؤد، ۱۸۳/۳، حدیث: ۲۹۳۳) ﷺ حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا عَاصِم (بخاری، ۵۵۱/۲، حدیث: ۳۷۶۸) اور شُقَیراء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع: ۱۳۵/۳، حدیث: ۷۸۲۳) اور حُمَیراء (سُرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ۸۰/۶۳، رقم: ۴۱۲۸) اور یا عُوَیْش! (جمع الجوامع: ۴۴۵/۵۰، حدیث: ۱۶۳۸۰) ﷺ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یا زَوَیْنَب (جمع الجوامع: ۴۸۶/۵۰، حدیث: ۱۶۸۳۵) کہہ کر پکارا۔

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرت سیدنا جابر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ”اے عبد اللہ کے بیٹے!“ کہہ کر بلاتے تھے۔ (جمع الجوامع، ۴۴۹/۵، حدیث: ۱۶۴۱۸)

امام شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے فقیہ، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔ (الانکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا يعرف اسمہ، ۲۳۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیہ نفس اور خود ستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدل ڈالا بَرَّہَ کا نام نہ نب رکھا اور فرمایا کہ ”اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔“ (مسلم، ص ۱۸۲، الحدیث ۲۱۴۲) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کا زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین

کافخر)، نصیر الدین (دین کا مدگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور) وغیرہا اسماء جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہیے۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے القاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتبِ علیہ اور مناصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور آن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظِ فخمیہ سے یاد کیا جانے لگا۔ امام محی الدین زوی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ باوجود اس جلالتِ شان کے ان کو اگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے محی الدین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بہار شریعت، ۶۰۴/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
بلا ضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں

غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رواجِ سلف کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ۶۶۹/۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا

ہے، نام ایسا ہو جسے سُنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کافروں کے سے نام نہ رکھے

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے

”کَمَا صَرَّحُوا بِهٖ فِی التَّسْمِیْیِیُّوْحَہٖ“ وغیرہ (جیسا کہ یُوْحَنَّا نام رکھنے کے متعلق فقہاء

نے تصریح فرمائی ہے۔ ت) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۲۶۰) ایک اور جگہ نقل کرتے

ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُخْتَصَّص ہے جیسے جِرْجِس، پُطْرُس اور یُوْحَنَّا وغیرہ

لہذا اس نوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار

سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ت) (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام تبدیل فرما دیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے بہت سارے ایسے نام جن کے معنی میں کوئی برائی تھی تبدیل

فرما دیئے، چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت ہے کہ حضرت عابسان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بُرے نام کو بدل دیتے

تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تغییر الاسماء، ۳۸۲/۴، حدیث: ۲۸۴۸)

مُفَسِّرِ شَهِیرِ حَکِیمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضور اَنُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انسانوں کے جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ”اَسُوْد“ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام اَبَیض رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرَب تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام مدینہ طَیْبَہ اَبْطَح، بَطْحَہ وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ”اَبُو الْحَکَم“ نام تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ”اَبُو جَہْل“ رکھا۔

(مرآة المناجیح، ۶/۲۰)

اسی طرح حضرت سیدنا عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کا نام تبدیل فرما دیتے تھے۔ (جمع الجوامع، ۵/۲۱۱، حدیث: ۱۶۱۰۱) عظیم محدث حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاصِ عَزِیز، عَتَلَة، شَیْطَان، حَکَم، غُرَاب اور حُبَاب کے نام تبدیل فرما دیئے، شَہَاب کا نام ہِشَام، حَرْب کا نام سَلَم اور مُضْطَجِع کا نام مُنْبَعِث رکھا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۳۷۶/۴، تحت الحدیث: ۴۹۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرمادیتے

جناب رحمۃ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 زمینوں، وادیوں، اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام
 ابوداؤد درحمة اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 نے عَفْرِقَةَ زَمَین (نجر زمین) کا نام خَضِرَّةَ (سبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَةِ (گمراہی
 کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْهُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَنُو زَمِیَّةَ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بَنُو الرِّشْدَةِ (حلال
 زادے) رکھا اور بَنُو مُغْوِیَةِ کو بَنُو رِشْدَةِ کا نام عطا فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۳۷۶/۴، حدیث: ۴۹۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

چشمے کا نام تبدیل فرمادیا

ایک غزوہ میں رسول ثَقَلِیْن، سلطانِ کونین، رحمۃ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَیْسَانَ“ نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بُعْمَانِ بیٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وآلہ
 وسلم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرت سَیِّدُنا طَلْحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چشمہ خرید
 کر صدقہ کر دیا، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:
 طَلْحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرت سَیِّدُنا طَلْحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”طَلْحَةُ الْفِیاض“

کہا جاتا تھا۔ (الاصابة، ۳/۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کر لیں اگر معنوی طور پر نام غلط ہو تو علمائے اہلسنت سے مشورے کے بعد شرعاً جائز اور اچھا نام رکھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان، گھر، محلے، گاؤں، کارخانے، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Product) کا نام بھی شریعت کے مطابق کر لینا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بد لیں

اگر کوئی شخص زیادہ بیمار رہتا ہو، تنگ دست ہو، مسلسل ناکامیوں نے اسے گھیر رکھا ہو تو شیطان اسے دُشمنہ دلاتا ہے کہ یہ مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں، تم اپنا نام تبدیل کر لو، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا جائز بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **الْعِیَاقَةُ وَالطَّیْرَةُ وَالطَّرْقُ مِنْ الْجَبْتِ** یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اڑانا، بدشگونی لینا اور طرُق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔ (سنن ابو داود، ۴/۲۲، الحدیث ۳۹۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ علم الاعداد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے، لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہر حال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تاکہ سنِ ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابرکت نام پر نام رکھیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔ **ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ، نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں، ایک دقت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماءِ حسنیٰ 2658 بار

پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار (184)، دونوں میں کس قدر فرق ہوا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآن سے بچوں کا نام نکالنے کو خیر و برکت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اگر وہ نام قرآن میں کسی نبی یا نیک و صالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآن سے کوئی ایسا لفظ نام کے لئے منتخب کر لیتے ہیں جسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا انتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام گُوْثِر رکھا دوسری کا نام وَأَنْحَر تجویز کیا اور تیسری کا نام اَبْتَر مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک درست بھی ہیں لیکن وَأَنْحَر کا معنی ہے ”اور تم قربانی کرو“ جبکہ آخری لفظ اَبْتَر کے معنی ہیں: ”خیر سے محروم رہنے والا“ جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا گیا مُذْبِذِیْن۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ مُذْبِذِیْن کا مطلب ہے تَذْبُذْ میں رہنے والے۔ یہ ان لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر و ایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں،

نہ خالص مؤمن اور نہ کھلے کافر ہیں۔ (خزائن العرفان، النساء: ۱۴۳) بہر حال ایسے لوگوں کو بطور اصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اعتراض کیا جا رہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں ورنہ تو قرآن میں حمار (گدھا)، کَلْب (کتا)، خنزیر (سور)، بقرہ (گائے)، فرعون (خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان (مشہور کافر) وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہوگا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں!

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہو جائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رو ہیں۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، الجزء ۱۶، ۱۷۵/۸، حدیث: ۴۵۲۰۶) ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی صورت میں بارگاہِ الہی عزوجل میں والدین کی شکایت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ نامدار،

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے میزبان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عرض کرے گا: اے رب میرے! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ (کنز العمال، المرجع السابق، حدیث: ۴۵۲۰۷) ”رِشْقُ“، یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ”رِشْقُ“ وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شکمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارج ہو جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵۱۹/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
بچہ فوت ہو جائے تو؟

بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمل) ہو یا نا تمام (نامکمل) بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (ذَرْمُ خُتَّار ج ۳ ص ۱۵۳-۱۵۴، بہار شریعت ج ۱ ص ۸۴۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہو سکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں کے لیے ہو سکتا ہو۔ (بہار شریعت ۶۰۳/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ

يَكُونُ فِيهِمْ حُلٌّ صَالِحٌ، فَيَمُوتُ فَيُخَلَّفُ فِيهِمْ مَوْلودٌ، فَيَسْمُوْنَهُ بِاسْمِهِ اِلَّا

أَخْلَفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْحُسْنَىٰ یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ تعالیٰ اس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرما دیگا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، ۱۷۴/۸، الجزء ۱۶، حدیث: ۴۵۱۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدۃ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔“

(المسند الفردوس، ۵۸/۲، حدیث: ۲۳۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رُوحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک نبیوں سے موصوم ہونے کی برکت سے بچے کی زندگی

پر مدنی اثرات مُرتَّب ہوں گے۔ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انبیاء (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو اور اللہ عز و جل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں اور سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور ”حَرْب“ و ”مَرْء“ بُرے نام ہیں۔“

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۳۷۴/۴، حدیث: ۴۹۰۰)

مُفسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حارث کے معنی ہیں کماؤ۔ حرث کہتے ہیں کمائی کو۔ ہمام کے معنی ہیں قصد و ارادہ کرنے والا، ہم کہتے ہیں ارادہ کو۔ کوئی شخص کمائی یا ارادہ سے خالی نہیں ہوتا لہذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: حَرْب کے معنی ہیں جنگ و خونریزی، مَرْء کے معنی ہیں جھگڑالویا گزوی طبیعت کا آدمی۔ مَرْء شیطان کا نام بھی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و الثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۵/۲۴) بہار شریعت میں ہے: انبیائے

کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔ (بہار شریعت ۳/۳۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
فرشتوں کے نام پر نام نہ رکھیں

فرشتوں کے مخصوص نام پر نام رکھنا دُرست نہیں، لہذا کسی کا جبریل یا میکائیل وغیرہ نام نہ رکھے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: فرشتوں کے نام پر نام نہ رکھو۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۳۹۴ حدیث ۸۶۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے عرض کی: خُزب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسن ہے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے عرض کی: خُزب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسین ہے پھر امام حُسن کی ولادت پر

وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے وہی عرض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ مُحْسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی ابن ابی طالب، ۱/۲۱۱، ۲۱۲، حدیث: ۷۶۹) (اسد الغابۃ، ۷۷/۵، رقم: ۴۶۸۸)

شَبْرٌ شَبِيرٌ مُشْبِرٌ حَسَنٌ حُسَيْنٌ مُحْسِنٌ ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اختیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان، عباس وغیرہ رکھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۹، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے میں نے اپنے باپ (یعنی خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رکھا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمۃ شَبْرٍ الصَّبِیَّانِ .. الخ ص ۱۲۶۶، حدیث: ۲۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کم و بیش 600 منتخب ناموں کی فہرست عبد کی اضافت کے ساتھ نام

Abdullah	عَبْدُ اللَّهِ
Abd-ur-Rahman	عَبْدُ الرَّحْمَنِ
Abd-ur-Raheem	عَبْدُ الرَّحِيمِ
Abd-ul-Malik	عَبْدُ الْمَلِكِ
Abd-ul-Quddoos	عَبْدُ الْقُدُّوسِ
Abd-us-Salam	عَبْدُ السَّلَامِ
Abd-ul-Mu'min	عَبْدُ الْمُؤْمِنِ
Abd-ul-'Azeez	عَبْدُ الْعَزِيزِ
Abd-ul-Jabbar	عَبْدُ الْجَبَّارِ
Abd-ul-Mutakabbir	عَبْدُ الْمُتَكَبِّرِ
Abd-ul-Khaaliq	عَبْدُ الْخَالِقِ
Abd-ul-Baari	عَبْدُ الْبَارِی
Abd-ul-Musawwir	عَبْدُ الْمُصَوِّرِ
Abd-ul-Ghaffar	عَبْدُ الْغَفَّارِ
Abd-ul-Qahhar	عَبْدُ الْقَهَّارِ
Abd-ul-Wahhab	عَبْدُ الْوَهَّابِ
Abd-ur-Razzaq	عَبْدُ الرَّزَّاقِ
Abd-ul-Fattah	عَبْدُ الْفَتْاحِ
Abd-ul-'Aleem	عَبْدُ الْعَلِيمِ

Abd-ul-Qaabid	عَبْدُ الْقَابِضِ
Abd-ul-Baasit	عَبْدُ الْبَاسِطِ
Abd-ul-Khaafid	عَبْدُ الْخَافِضِ
Abdur-Rafay'	عَبْدُ الرَّافِعِ
Abd-ul-Mu'ez	عَبْدُ الْمُعْزِ
Abd-ul-Muzil	عَبْدُ الْمُذِلِّ
Abd-us-Sami'	عَبْدُ السَّمِيعِ
Abd-ul-Baseer	عَبْدُ الْبَصِيرِ
Abd-ul-Hakam	عَبْدُ الْحَكَمِ
Abd-ul-'Adl	عَبْدُ الْعَدْلِ
Abd-ul-Lateef	عَبْدُ اللَّطِيفِ
Abd-ul-Khabeer	عَبْدُ الْخَبِيرِ
Abd-ul-Haleem	عَبْدُ الْحَلِيمِ
Abd-ul-Azeem	عَبْدُ الْعَظِيمِ
Abd-ul-Ghafoor	عَبْدُ الْغَفُورِ
Abd-ush-Shakoor	عَبْدُ الشَّكُورِ
Abd-ul-Ali	عَبْدُ الْعَلِيِّ
Abd-ul-Kabeer	عَبْدُ الْكَبِيرِ
Abd-ul-Hafeez	عَبْدُ الْحَفِیْظِ
Abd-ul-Muqheet	عَبْدُ الْمُقِیَّتِ
Abd-ul-Haseeb	عَبْدُ الْحَسِیْبِ

Abd-ul-Jaleel	عَبْدُ الْجَلِيل
Abd-ul-Kareem	عَبْدُ الْكَرِيم
Abd-ur-Raqeeb	عَبْدُ الرَّقِيب
Abd-ul-Mujeeb	عَبْدُ الْمُجِيب
Abd-ul-Wasay	عَبْدُ الْوَاسِع
Abd-ul-Hakeem	عَبْدُ الْحَكِيم
Abd-ul-Wadood	عَبْدُ الْوُدُود
Abd-ul-Majeed	عَبْدُ الْمَجِيد
Abd-ul-Baaes	عَبْدُ الْبَاعِث
Abd-ush-Shaheed	عَبْدُ الشَّهِيد
Abd-ul-Haq	عَبْدُ الْحَق
Abd-ul-Wakeel	عَبْدُ الْوَكِيل
Abd-ul-Qawee	عَبْدُ الْقَوِي
Abd-ul-Mateen	عَبْدُ الْمَتِين
Abd-ul-Wali	عَبْدُ الْوَلِي
Abd-ul-Hameed	عَبْدُ الْحَمِيد
Abd-ul-Muhsee	عَبْدُ الْمُحْصِي
Abd-ul-Mubdee	عَبْدُ الْمُبْدِي
Abd-ul-Mu'eed	عَبْدُ الْمُعِيد
Abd-ul-Muhyee	عَبْدُ الْمُحْيِي
Abd-ul-Mumeet	عَبْدُ الْمُمِيت

Abd-ul-Haey	عَبْدُ الْحَيِّ
Abd-ul-Qayyoom	عَبْدُ الْقَيُّومِ
Abd-ul-Waajid	عَبْدُ الْوَاجِدِ
Abd-ul-Maajid	عَبْدُ الْمَاجِدِ
Abd-ul-Waahid	عَبْدُ الْوَاحِدِ
Abd-ul-Ahad	عَبْدُ الْآحَدِ
Abd-us-Samad	عَبْدُ الصَّمَدِ
Abd-ul-Qaadir	عَبْدُ الْقَادِرِ
Abd-ul-Muqtadir	عَبْدُ الْمُقْتَدِرِ
Abd-ul-Muqaddim	عَبْدُ الْمُقَدِّمِ
Abd-ul-Muakh-khir	عَبْدُ الْمُؤَخَّرِ
Abd-ul-Awwal	عَبْدُ الْأَوَّلِ
Abd-ul-Aakhir	عَبْدُ الْآخِرِ
Abduz-Zaahir	عَبْدُ الظَّاهِرِ
Abd-ul-Batin	عَبْدُ الْبَاطِنِ
Abd-ul-Waali	عَبْدُ الْوَالِي
Abd-ul-Muta'al	عَبْدُ الْمُتَعَالِ
Abd-ul-Bar	عَبْدُ الْبَرِّ
Abd-ut-Tawwab	عَبْدُ التَّوَابِ
Abd-ul-Muntaqim	عَبْدُ الْمُنتَقِمِ
Abd-ul-'Afw	عَبْدُ الْإِعْفُو

Abd-ur-Rauf	عَبْدُ الرَّؤْفِ
Abd-ul-Muqsit	عَبْدُ الْمُقْسِطِ
Abd-ul-Jamay'	عَبْدُ الْجَامِعِ
Abd-ul-Ghani	عَبْدُ الْغَنِيِّ
Abd-ul-Manay	عَبْدُ الْمَانِعِ
Abdu-Naafay'	عَبْدُ النَّافِعِ
Abd-nu-Noor	عَبْدُ النُّورِ
Abd-ul-Hadi	عَبْدُ الْهَادِي
Abd-ul-Badee'	عَبْدُ الْبَدِيعِ
Abd-ul-Baqi	عَبْدُ الْبَاقِي
Abd-ul-Waris	عَبْدُ الْوَارِثِ
Abd-ur-Rasheed	عَبْدُ الرَّشِيدِ
Abd-us-Saboor	عَبْدُ الصَّبُورِ

بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے نام گرامی

(ADAM)	آدم
(NOOH)	نوح
(IBRAHEEM)	ابراہیم
(ISMA'EL)	إسماعیل
(ISHAQ)	إسحاق
(YAQOOB)	يَعْقُوب
(YOUSUF)	يُوسُف

(MUSA)	مُوسٰی
(HAROON)	ہارُون
(SHU'AIB)	شُعَیْب
(LOOT)	لُوط
(HOOD)	هُود
(DAWOOD)	داوُد
(SULEMAN)	سُلَیْمَان
(AYYUB)	أَيُّوب
(ZAKARIYYA)	زَكَرِيَّا
(YAHYA)	يَحْيٰى
('ISA)	عِيسٰى
(ILYAAS)	إِلْيَاس
(AL-YASA')	الْيَسْع
(YOUNUS)	يُونُس
(IDREES)	إِدْرِيس
(ZUL-KIFL)	ذُو الْكِفْلِ
(SALIH)	صَالِح
('UZAIR)	عَزْرٰىر
(MUHAMMAD)	مُحَمَّد
(DANIYAAL)	دَانِيَال
(TAALOOT)	طَالُوت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صفاتی نام

(حم کرنے والا)	Hamid	حامد
(تعریف کیا ہوا)	Mahmood	محمود
(ہاشمے والا)	Qasim	قاسم
(پیچھے آنے والا)	(AQIB)	عاقب
(کھولنے والا)	(FATIH)	فاتح
(گواہی دینے والا)	(SHAHID)	شاہد
(نیک، سمجھدار)	(RASHEED)	رشید
(گواہی دیا گیا)	(MASHHOOD)	مشہود
(خوشخبری دینے والا)	Basheer	بشیر
(ڈرانے والا)	(NAZEER)	نذیر
(اختیار والا)	(MUKHTAR)	مختار
(غالب)	Aziz	عزیز
(نرم دل)	(RAUF)	راءوف
(رحم والا)	(RAHEEM)	رحیم
(منتخب شدہ)	(MUJTABA)	مجتبیٰ
(برگزیدہ)	(MURTAZA)	مرتضیٰ
(چنا ہوا)	(MUSTAFA)	مصطفیٰ
(کامل پوش)	(MUZZAMMIL)	مزمّل
(چادر اوڑھنے والا)	(MUDDASSIR)	مدثر
(تصدیق کرنے والا)	(MUSADDIQ)	مصدق

(جس کی تصدیق کی گئی)	(MUSADDAQ)	مُصَدِّق
(پاکیزہ)	(TAYYIB)	طَيِّب
(مضبوط)	(MATEEN)	مَتِين
(اللہ کا دوست)	(WALI)	وَلِي
(مدد کرنے والا)	(NASIR)	نَاصِر
(مدد دیا گیا)	Mansoor	مَنْصُور
(نصیحت کرنے والا)	(NASIH)	نَاصِح
(چراغ)	(MISBAH)	مِصْبَاح
(حفاظت کرنے والا)	(HAFIZ)	حَافِظ
(مکمل)	(KAMIL)	کَامِل
(سچا)	(SADIQ)	صَادِق
(امانت دار)	(AMEEN)	أَمِين
(پیارا)	HABEEB	حَبِيب
(کافی)	(HASEEB)	حَسِيب
(قبول کرنے والا)	(MUJEEB)	مُجِيب
(درمیانی چال چلنے والا)	Muqtsid	مُقْتَصِد
(مضبوط)	Qawi	قَوِي
(خبر رکھنے والا)	Hafi	حَفِي
(امن والا)	(MAMOON)	مَامُون
(ظاہر)	(MUBEEN)	مُبِين
(اطاعت گزار)	(MUTEE')	مُطِيع

(حُجّی)	(KARIM)	کَرِیم
(صاحبِ حکمت)	Hakeem	حکیم
(سورج)	Siraj	سِرَاج
(روشن کرنے والا)	Muneer	مُنیر
(فصاحت والا)	Faseeh	فَصِیح
(حرمت والا)	MUHARRAM	مُحَرَّم
(عزت والا)	Mukkarm	مُکَرَّم
(شفاعت کرنے والا)	Shafee'	شَفِیع
(مقبول شفاعت والا)	MUSHAFFA'	مُشَفَّع
(خوشخبری سنانے والا)	Mubash-shir	مُبَشِّر
(تبلیغ کرنے والا)	Muballigh	مُبَلِّغ
(سکھانے والا)	Mu'alim	مُعَلِّم
(پاک کرنے والا)	Tahir	طَاهر
(پاکیزہ)	Mutahhar	مُطَهَّر
(کفالت کرنے والا)	(KAFEEL)	کَفِیل
(حُجّی)	(JAWWAD)	جَوَّاد
(عدل کرنے والا)	(ADIL)	عَادِل
(شہرت والا)	Shaheer	شَہیر
(گواہ)	Shaheed	شَہید

امضات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے اسمائے گرامی

(KHADIJAH)

خَدِیجَہ

(SAUDAH)	سَوْدَہ
('AESHAH)	عائِشہ
(HAFSAH)	حَفْصَہ
(UMM-E-SALAMAH)	اُمّ سَلَمَہ
(UMM-E-HABIBAH)	اُمّ حَبِیْبہ
(ZAINAB)	زَیْنَب بنت حَجَّش
(ZAINAB)	زَیْنَب بنت خَزِیْمَہ
(MAIMOONAH)	مِیْمُونَہ
(JUWAIRIYAH)	جُوَیْرِیَہ
(SAFIYYAH)	صَفِیَّہ

اولادِ مصطفیٰ ﷺ کے مبارک نام

(QASIM)	قاسِم
(ABDULLAH)	عبداللہ
(IBRAHEEM)	ابراہیم
(ZAINAB)	زَیْنَب
(RUQAYYAH)	رُقَیَّہ
(UMM-E-KULSOOM)	اُمّ کُلثُوم
(FATIMAH)	فاطِمہ

سرکارِ مدینہ ﷺ کی مقدس کنیزوں کے نام

(MARIYAH)	ماریہ
(RAIHANAH)	رَیْحَانہ

(NAFEESA)	نَفِيسَه
-----------	----------

سرکارِ مدینہ علیہ وسلم کے نواسوں کے نام

(ABDULLAH)	عَبْدُ اللَّهِ
(HASAN)	حَسَن
(HUSAIN)	حُسَيْن
(ALI)	علی

سرکارِ مدینہ علیہ وسلم کی نواسیاں کے نام

(UMAMAH)	أُمَامَه
(RUQAYYAH)	رُقَيَّه
(UMM-E-KULSOOM)	أُمُّ كُلْثُوم

(ZAINAB)

زینب

عشرہ مبشرہ (جنت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے نام

(ABU BAKR)	ابوبکر
(UMAR)	عُمَر
(USMAN)	عثمان
(ALI)	علی
(TALHA)	طَلْحَه
(ZUBAIR)	زُبَير
(ABDUR RAHMAN)	عبدالرحمن
(SA'AD)	سَعْد
(SA'EED)	سَعِيد

(ABU UBAlDAH)	ابو عُبَیْدَہ
---------------	---------------

بعض صحابہ کرام عظیم الرضوان کے نام

(چمکدار و صاف رنگ والا)	(AZHAR)	أَزْهَر
(وہ نیلہ جو کسی شیب میں اترتا ہو)	(AKHRAM)	أَخْرَم
	(ANAS)	أَنْس
	(UNAI)	أَنْیَس
(مانوس، اُنیت بخشنے والا)	(ANEES)	أَنْیَس
(شیر)	(ASAD)	أَسَد
(چھوٹا شیر)	(USAID)	أُسَیْد
	(USAIR)	أُسَیْر
(زیادہ شرافت والا)	(ASHRAF)	أَشْرَف
(زیادہ سلامتی والا)	(ASLAM)	أَسْلَم
	(ABU ZAR)	أَبُو ذَر
	(ANJASHAH)	أَنْجَشَه
(جیتا ہوا، فتح مند)	(BILAL)	بِلَال
(چودھویں رات کا مکمل چاند)	(BADR)	بَدْر
(خوشخبری دینے والا)	(BASHEER)	بَشِیْر
(مستقل مزاج)	(SAABIT)	ثَابِت
(خوش بہار)	(SUMAMAH)	سُمَامَه
(خوش باش)	(SOBAN)	سُوبَان
(زور والا)	(JAABIR)	جَابِر

	(JUBAIR)	جُبَيْر
	(JA'FAR)	جَعْفَر
	(JAFSHEESH)	جَفْشِيش
	(JUNDAB)	جُنْدَب
(روکنے والا)	(HAABIS)	حابِس
(حفاظت کرنے والا)	(HAAJIB)	حاجِب
(دوراندیش، تیز نظر والا)	(HAAZIM)	حازِم
(بلند حوصلہ، بخی)	(HAATIM)	حاتِم
(کمانے والا)	(HAARIS)	حارِث
(حمد کرنے والا، شکر گزار)	(HAAMID)	حامِد
	(HATIB)	حاتِب
	(HUBAB)	حُبَاب
	HIBAAN.HIABAAN	حِبَّان، حَبَان
(دوست)	(HABEEB)	حَبِيب
(مجاہد، نیک، خود مختار)	(HUR)	حُر
	(HUJR)	حُجْر
	(HUTAIM)	حُطَيْم
(بہت زیادہ تعریف کرنے والا)	(HAMMAAD)	حَمَّاد
(شیر)	(HAMZAH)	حَمَزَه
(سرخ رنگ والا)	(HUMRAN)	حُمُرَان

(بزرگ)	(HUMAID)	حُمَیْد
	(HUZAIFAH)	حُذَیْفَہ
(بہت حسین، جمیل)	(HASSAN)	حَسَّان
	(HANZALAH)	حَنْظَلَّہ
	(HUNAIF)	حُنَیْف
(دانا، طیب، ہوشیار)	(HAKHEEM)	حَکِیْم
	(HAUSHAB)	حَوْشَب
(نگتراش، بہت حج کرنے والا)	(HAJJAJ)	حَجَّاج
	(HAARISAH)	حَارِثَہ
(دیرپا)	(KHALID)	خَالِد
(ہوشیار و ذہین)	(KHUFAAF)	خُفَاف
	(KHALLAAD)	خَلَّاد
	(KHABBAAB)	خَبَّاب
(گھڑسوار)	(KHUBAIB)	خُبَیْب
	(KHUZAIMAH)	خُزَیْمَہ
	(KHUNAIS)	خُنَیْس
	(DAARIM)	دَارِم
	(DAILAM)	دَیْلَم
	(ZABIL)	ذَابِل
	(ZUBAAB)	ذُبَّاب
	(ZAKWAAN)	ذَکْوَان

(رہنمائی کرنے والا)	(RAASHID)	راشید
	(RUKAANAH)	رُکَّانَہ
(روشن)	(ZAAHIR)	زاہر
	(ZAAREY')	زارع
	(ZAID)	زید
(جاندار، طاقتور آدمی)	(ZUBAIR)	زُبیر
	(ZIYAD)	زیاد
	(SARIYAH)	ساریہ
	(SAALIF)	سَالِف
(نیزہ)	(SINAAN)	سِنان
	(SAM'AAN)	سَمْعان
	(SAALIM)	سالم
	(SAAIB)	سائب
(روشن چراغ)	(SIRAJ)	سِرَاج
	(SURAAQAH)	سُرَاقَہ
(خوش نصیب، کامیاب)	(SA'EED)	سَعِيد
(سلامتی والا)	(SALMAN)	سلمان
	(SULAIM)	سُلَیم
	(SUMAIR)	سُمَیر
	(SUFYAN)	سُفیان
	(SAFEENAH)	سَفِینَہ

(بلند چیز)	(SIMAAK)	سیماک
	(SUHAIL)	سُہیل
(تکوار)	(SAIF)	سَیف
	(SHADDAAD)	شَدَّاد
(شامل ہونے والا)	(SHARIK)	شَرِیک
	(SHAM'OON)	شَمْعُون
(پاکدامن)	('AASIM)	عاصِم
(عقل والا، ہوشیار)	('AAQIL)	عاقِل
(آباد کرنے والا)	('AAMIR)	عامِر
(بندہ، عبادت گزار)	('ABBAAD)	عَبَّاد
(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)	('ABBAAS)	عَبَّاس
(بہت صوم و صلوٰۃ والا، متحمل مزاج، باوقار)	('AMMAAR)	عَمَّار
(زندگی والا)	('IMRAN)	عِمْران
(لبریز)	('UMAIR)	عُمیر
(آزاد)	('ATEEQ)	عَتِیق
(پاکدامن)	('AFFAAN)	عَفَّان
(دانا، ذہین آدمی)	('UQAIL)	عُقَیل
	('URWAH)	عُرْوہ
	('IKRAASH)	عِکْرَاش

	('UWAIMIR)	عُوَیْمِر
(دل کی گہرائی)	(GHASSAAN)	عَسَّان
(نیک سیرت)	(SALIH)	صالح
	(SUBAIH)	صُبْح
(چکنا پتھر، جگنی چٹان)	(SAFWAN)	صَفْوَان
(دلیر)	(DAMDAM)	ضَمَضَم
(نعمت، تازگی)	(TALHAH)	طَلْحَه
(روشن ستارہ)	(TAARIQ)	طارق
(صاف، ستھرا)	(TAAHIR)	طاہر
(وسیلہ، چھوٹا بچہ)	(TUFAIL)	طَفِیل
	(ZUHAIR)	ظْهیر
	(FARWAH)	فَرْوَه
(بڑی فضیلت والا)	(FUDAYL)	فُضَیل
(بانٹنے والا، تقسیم کرنے والا)	(QASIM)	قاسم
(چھوٹی ناؤ)	(QAARIB)	قارِب
(جاٹا)	(QATADAH)	قَتَادَه
	(QUTBAH)	قُطْبَه
(بہت، وافر، زیادہ)	(KASEER)	کَثِیر
(روشن ستارہ، قوم کا سردار)	(KOUKAB)	کَوْکَب
(شیر)	(KAHMAS)	کَہْمَس

	(KAISAAN)	کَیْسَان
(کھلا اور واضح راستہ)	(LAAHIB)	لا حِب
	(LAASHIR)	لا شِر
(ملنے والا)	(LAAHIQ)	لا حِق
	(LABEED)	لَبِید
(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)	(LUQMAN)	لُقْمَان
(صاحب اختیار)	(MAALIK)	مَالِک
(بہت عمدہ چیز)	(MAATEY')	مَاتِع
	(MAAZIN)	مَازِن
(کمل کرنے والا)	(MUTAMMIM)	مُتَمِّم
(پناہ گاہ)	(MA'QIL)	مَعْقِل
	(MIDLAJ)	مِذْلَاج
(پناہ کی جگہ)	(MU'AAZ)	مُعَاذ
(مددگار)	(MU'AAWWIZ)	مُعَوِّذ
	(MU'AAWIYAH)	مُعَاوِیَہ
	(MAKHOOL)	مَکْهُوْل
(خوش نصیب، کامیاب)	(MASOOD)	مَسْعُود
(پوشیدہ، مخفی)	(MASTOOR)	مَسْتُور
(رزق حاصل کرنے والا)	(MARZOOQ)	مَرَزُوْق
(جس کی تعریف کی گئی ہو)	(MAHMOOD)	مَحْمُود

(نیا نیا حاصل ہونے والا)	(MUTARRIF)	مُطَرِّف
(سر بلندی، ظاہر ہونا)	(MAZHAR)	مَظْهَر
	(MA'DAAN)	مَعْدَان
	(MA'EEN)	مَعِين
(فریاد رس)	(MUGHEES)	مُغِیْث
	(MIQDAD)	مِقْدَاد
(بہادر ہڈائی میں سب سے آگے رہنے والا)	(MIQDAAM)	مِقْدَام
	(MILHAAN)	مِلْحَان
(انتہائی سخی)	(MINHAAL)	مِنْهَال
(ڈرانے والا)	(MUNZIR)	مُنْذِر
(بھینٹنے والا)	(MUNKADIR)	مُنْكَدِر
(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)	(MUNEEB)	مُنِيب
(فتح مند، مدد کیا ہوا)	(MANSOOR)	مَنْصُور
(دوست، غمخوار)	(MOONIS)	مُونِس
(خوشی، مبارک، سعید)	(MAIMOON)	مِیْمُون
(نفع دینے والا)	(NAFEY')	نَافِع
(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)	(NAA'IM)	نَاعِم
(حصہ)	(NASEEB)	نَصِيب
(نعمتیں پانے والا)	(NU'MAN)	نُعْمَان

(صاحبِ نعمت)	(NU'AIM)	نُعِیم
(فیاض، بخشنے والا)	(NOFAL)	نُوفَل
(آگ روشن کرنے والا)	(WAAQID)	واقِد
(وسعت دینے والا)	(WASEY')	واسِع
(پناہ میں آنے والا)	(WAAIL)	وائِل
	(WAQQAS)	وَقَّاص
(نیا چاند)	(HILAL)	هَلَال
(آسانی و نرمی)	(YAASIR)	یاسِر
(دولت مند، امیر کبیر)	(YASAAR)	یَسَار
(بابرکت)	(YAAMEEN)	یامین
(برکت والا)	(YAMAAN)	یَمَان

اسمائے صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(ستون)	(AASIYAH)	آسیہ
(مطمئن اور بے خوف)	(AAMINAH)	آمینہ
	(ASMA)	اَسْمَاء
	(UMAIMAH)	اُمَیْمَہ
	(UMAAMAH)	اُمَامَہ
	(UNAI SAH)	اُنَیْسَہ
	(USAILAH)	اُتَیْلَہ
	(ARWA)	اَرْوٰی
	(BAREERAH)	بَرِیرَہ

	(BUSRAH)	بُسْرَہ
	(BASHEERAH)	بَشِيرَہ
	(SUWAIBAH)	ثَوَيْبَہ
(حسین، خوبصورت)	(JAMEELAH)	جَمِيلَہ
(دوست)	(HABEEBAH)	حَبِيبَہ
(چھوٹی پوشاک)	(HARMALAH)	حَرَمَلَہ
(بردبار، متحمل مزاج)	(HAALEEMAH)	حَالِیْمَہ
	(HAMNAH)	حَمْنَہ
	(HAWWA)	حَوَّاء
	(HAULA)	حَوْلَاء
(دیر تک رہنے والی)	(KHAALIDAH)	خَالِدَہ
	(KHUZAIMAH)	خُزَیْمَہ
	(KHAULAH)	خَوْلَہ
	(DUJAANAH)	دُجَانَہ
	(RABAAB)	رَبَاب
	(RUZAINAH)	رُزَیْنَہ
	(RUQAYYAH)	رُقَیَّہ
	(RUQAIQAH)	رُقَیْقَہ
	(RAMLAH)	رَمْلَہ
	(RUMAISAH)	رُمَیْسَہ
	(RIMSAH)	رَمْسَہ

(ZURAINAH)	زُرَّيْنَه
(SU'EEDAH)	سُعَيْدَة
(SUKAINAH)	سُكَيْنَة
(SUMAYYAH)	سُمَيَّة
(SHIFA)	شِفَاء
(AATIKAH)	عَاتِكَة
(AQEELAH)	عَقِيلَة
(GHAZWAH)	غَزْوَة
(FAARI'AH)	فَارِعَة
(FAAKHITAH)	فَاحِثَة
(FURAI'AH)	فُرَيْعَة
(QURRA-TUL-) ('AYN	قُرَّةُ الْعَيْن
(QUTAILAH)	قُتَيْلَة
(LUBNA)	لُبْنَى
(MARYAM)	مَرْيَم
(MUKHTAARAH)	مُخْتَارَة
(MULAIKAH)	مُلَيْكَة

(MAIMOONAH)	مِیْمُونَة
(NAFEESAH)	نَفِیْسَة
(بہترین، عمدہ)	

تابعین و بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کے نام

(سیدھا)	(AIMAN)	اَیْمَن
(قائم، مضبوط، سچا)	(SAABIT)	ثابت
(زبردست)	(JUBAIR)	جُبَیْر
(سرور)	(HAAKIM)	حاکِم
(بہت تعریف کرنے والا)	(HAMMAAD)	حَمَّاد
(دوست، پیارا)	(HABEEB)	حبیب
(سچا دوست)	(KHALEEL)	خلیل
(باوقار، بردبار، سنجیدہ)	(RAZEEN)	رَزِین
(بخشش، انعام)	('ATA)	عطاء
(آباد کرنے والا)	(AAMIR)	عامر
(نگہبان)	(AASIM)	عاصم
(گھنا درخت)	(GHAREEF)	عَرِیف
(خوش بخت)	(SA'EED)	سعید
(اللہ عزوجل کی راہ میں لڑنے والا)	(MUJAHID)	مُجَاهِد
(برداشت کرنے والا)	(MUS'AB)	مُصْعَب
(نرم پہاڑ، توڑنے والا)	(HAASHIM)	ہاشِم
(بہادر)	(SHUJA')	شُجَاع

(نرم مزاج، آسان)	(SAHL)	سہل
(بلند)	(SIMAAK)	سیماک
(مشہور)	(MA'ROOF)	معروف
(کامیاب)	(ZAFAR)	ظفر

مدنی منوں کے نام

(حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجاڑا ہر لائق وزیر)	(ASIF)	آصف
(سورج)	(AAFTAAB)	آفتاب
(شان و شوکت)	(EHTISHAM)	احشام
(کھولنا، ظاہر کرنا)	(AZHAAR)	اظہار
(شیر)	(ARSALAN)	ارسلان
(نہایت چھوٹا)	(ASGHAR)	اصغر
(بہت مہربان، بہت نچی)	(AKRAM)	اکرم
(عزت، بزرگی)	(IKRAAM)	اکرام
(تحفہ، بدلہ)	(INA'M)	انعام
(نور کی جمع، روشنی)	(ANWAAR)	انوار
(بہت روشن، نہایت نورانی)	(ANWAR)	انور
(شوق، آرزو، تئنا رکھنے والا)	(ISHTIYAQ)	اشتیاق
(بلند رتبہ)	(IQBAAL)	اقبال

(سمجھ، شعور رکھنے والا)	(IMTEYAZ)	امتیاز
(خوب، عجیب)	(ANEEQ)	انیق
(روشنی، چمک)	(TANVEER)	تنویر
(خوبی)	(TOUSEEF)	توصیف
(حسن)	(JAMAAL)	جمال
(خوبصورت)	(JAMEEL)	جمیل
(بزرگی، شان، شوکت)	(HASHMAT)	کشمش
(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب، شیر)	(HAIDAR)	حیدر
(سورج)	(KHAARWAR)	خاور
(سچا دوست)	(KHALEEL)	خلیل
(خوش، شادمان)	(KHURRAM)	خرم
(سورج)	(KHURSHEED)	خورشید
(بہادر، شجاع)	(DILAWAR)	دلاور
(ذکر کرنے والا)	(ZAKIR)	ذاکر
(شان، شوکت والا)	(ZEESHAN)	زیشان
(ساتھ، دوستی، نیر خواہی)	(RAFAQAT)	رفاقت
	(RAMZAN)	رمضان
(جنت، برکت)	(RIZWAN)	رضوان
(روضہ کی جمع، باغات، محنت مشقت)	(RIYAZ)	ریاض

زوار (زیارت کرنے والا، زائر)	(ZAWAAR)	زوار
(سوال کرنے والا)	(SAI'L)	سائل
(معزز)	(SARFARAAZ)	سرفراز
(بردار، صلح پسند، صاف دل)	(SALEEM)	سلیم
(شوqین)	(SHAA'IQ)	شائق
(بہادری)	(SHUJA'AT)	شجاعت
(مہربان، ہمدرد)	(SHAFEEQ)	شفیق
(صبر کرنے والا)	(SABIR)	صابر
(سچائی، خلوص)	(SADAQAT)	صدائق
(نہایت سچا)	(SIDDEEQ)	صدیق
(چھوٹا)	(SAGHEER)	صغیر
(روشنی، چمک)	(ZIYA)	ضیاء
(شفیق، مہربان)	(ATIF)	عاطف
(دروال)	('AASHIR)	عاشر
(پُنا ہوا)	('ATEEQ)	عتیق
(حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ اعلیٰ کا نام)	(ADNAN)	عدنان

(حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام)	(IMRAN)	عمران
(شیر، بہادر)	(GHAZANFAR)	غُضَنَفَر
(فرق کرنے والا)	(FAROOQ)	فَارُوق
(بے مثل، یکتا)	(FAREED)	فرید
(ممتاز، فوقیت رکھنے والا)	(FAA'IQ)	فائق
(بلندی)	(FARAAZ)	فراز
(سچی، دریادل)	(FAYYAZ)	فَیْیَاض
(مبارک)	(FARRUKKH)	فَرُّخ
(چاند)	(QAMAR)	قمر
(کامیاب)	(KAMRAAN)	کامران
(ظاہر کرنے والا، کھولنے والا)	(KASHIF)	کاشف
(کفالت کرنے والا)	(KAFEEL)	کَفِیل
(بات کرنے والا، ہم سخن)	(KALEEM)	کَلِیم
(روشن تارا)	(KOKAB)	کوکب
(پھول کی سی رنگت والا)	(GULFAAM)	گُلْفَام
(قابل)	(LAA'IQ)	لائق
(مددگار)	(MU'EEN)	مُعِین
(پیارا، محبوب)	(MAQBOOL)	مَقْبُول
(مطلوب، مراد)	(MAQSOOD)	مَقْصُود

(چاند، چاند کی روشنی)	(MAHTAAB)	مہتاب
(نچھاور، غریقتہ)	(NISAR)	نِشار
(دوست، ساتھی)	(NADEEM)	ندیم
(خوشخبری، بشارت)	(NAVEED)	نَوید
(عاجزی، تہمک)	(NIYAZ)	نیاز
(تعلیف کرنے والا)	(WASIF)	واصف
(مددگار، حمایتی)	(WAARIS)	وارث
(رعب)	(WAJAHAT)	وجاہت
(خوبصورت، حسین)	(WASEEM)	وسیم
(بردباری، قدر و منزلت)	(WAQAR)	وقار
(عمدہ، انوکھا)	(NAADIR)	ناور
(عزت دار، بلند مرتبہ، معزز)	(WAKEE')	وقع
(سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پر وادا کا نام)	(HAASHIM)	ہاشم
(حمایتی، دست گیر)	(YAAWAR)	یاور

مدنی مینیوں کے نام

(امن والی)	(AMEENAH)	امینہ
(جمع کرنے والی، ضبط کرنے والی)	(AASIFAH)	آصفہ
(خوشخبری)	(BUSHRA)	بُشرا

(دوسری)	(SANIYAH)	ثانیہ
(قیمتی)	(SAMEENAH)	ضمینہ
(چوتھی)	(RAABI'AH)	رابعہ
(عبادت گزار)	(SAAJIDAH)	ساجدہ
(سننے والی)	(SAMI'AH)	سامیہ
(پیری کا درخت)	(SIDRAH)	سدّرہ
(سکون، اطمینان)	(SAKEENAH)	سکینہ
(نرالی، انوکھی، قیمتی، نایاب)	(SHAZIYAH)	شازیہ
(مہذب، باخلاق، پامروت)	(SHA'ISTAH)	شائستہ
(شکر گزار)	(SHAAKIRAH)	شاکرہ
(خوبصورت)	(SHAKEELAH)	شکیلہ
(مہک، خوشبو)	(SHAMEEM)	شمیم
(کھلا ہوا، خوش، شاد ماں، مسرور)	(SHIGUFTAH)	شگفتہ
(شفقت کرنے والی)	(SHAFEEQAH)	شفیقہ
(چھوٹی)	(SUGHRA)	صغریٰ
(صبح کی تازہ ہوا)	(SABA)	صبا
(روشنی)	(TAALI'AH)	طالعہ
(پاک)	(TAHIRAH)	طاہرہ
(خوش خبری)	(TOOBA)	طوبی

(دوسریں)	('AASHIRAH)	عاشِرہ
(مہربانی کرنے والی)	('AATIFA)	عاطفہ
(پاک دامن)	('AASIMA)	عاصمہ
(خیریت کی طلب گار)	('AAFIYAH)	عافیہ
(آزاد)	('AATIQAHA)	عاتیقہ
(خوش، مسرور)	(FARHANAH)	فرحانہ
(فہم والی)	(FAHMIDAH)	فہمیدہ
(کامیاب)	(FA'IZAH)	فائزہ
(مبارک، خوش)	(FARKHANDAH)	فرخندہ
(خوشحال، پرست)	(FAREEHAH)	فریحہ
(سمجھ دار)	(FARZAANAH)	فرزانہ
(بڑی)	(KUBRA)	کُبْرٰی
(ابہام ختم کرنے والی)	(KASHIFAH)	کاشفہ
(خوبصورت، چاند جیسی)	(MAHWISH)	مہوش
(حاصل کرنے والی)	(NA'ILAH)	نائلہ
(نفع دینے والی)	(NAFI'AH)	نافعہ
(خوشبو، مہک)	(NIGHAT)	نِیْہَت
(ایک قسم کا سفید گلاب)	(NASREEN)	نسرین
(چاند کے چاروں اطراف کا روشن دائرہ)	(HAALAH)	ہالہ
(چنیلی کا پھول)	(YASMEEN)	یاسمین

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
ترجمہ قرآن کفر الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نعیمی نقی علی خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالانوار، جزیرہ بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو نعیم یحییٰ بن محمد بن ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۳ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالاحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
الفردوس الاخبار	حافظ شیرویدہ بن شیردار بن شیردیل، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۰۶ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۳ھ
البحر اثراہ المرفوعہ بسند البیہار	امام ابو بکر احمد بن عمرو وزیر، متوفی ۲۹۴ھ	مکتبۃ العلوم واہتمام المدینہ، بیروت ۱۴۳۳ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین تہجدی، متوفی ۳۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
التحکم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالاحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۳۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۳۵ھ
کنز العمال	امام علی نقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۷۷۷ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد حنبلی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
فیض القدر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۳۲ھ
اتیسر شرح الجامع الصغیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۱۴۰۸ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار محمد انصاری، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
مجمع الانہر	عبدالرحمن بن محمد المدنی، متوفی ۱۰۷۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
رد المحتار علی الدر المختار	محمد امین بن عابد بن شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

فتاویٰ رضویہ (مترجم)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن علی علی خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضاناؤٹڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۱۸ھ
فتاویٰ مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۳۰۲ھ	شعبہ برادر مرکز الاولیاء لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
کفر یہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
اطبیحات الکبریٰ	محمد بن سعد بن مہدی ہاشمی بصری، ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۸ھ
کتاب الذکار	امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۰ھ
اکمال فی ضعف الرجال لابن عدی	امام حافظ ابوالحسن عبد اللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۸ھ
الاصابہ فی تمییز الصحابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۵ھ
اسد الغابہ	ابوالحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۶ھ
المستوفی (المعتمد علی حضرت)	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۳۰۲ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
<https://www.facebook.com/groups/freemamilyaatbooks/>